REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹م

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۷ ظہور ۱۳۳۶ ہش ۔ ۱۷ اگست ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۱۹۳

عُمّان کی صورتِ حال پر غور کرنے کے لئے منگل کو سلامتی کونسل کا اجلاس ہوگا

نیویارک ۱۶ اگست ۔ اقوام متحدہ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ عمان کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے اس ماہ کی بیس تاریخ کو منگل کے روز سلامتی کونسل کا اجلاس ہوگا۔ یہ اجلاس دس عرب ملکوں کی اس درخواست پر ہو رہا ہے۔ جس میں انہوں نے عمان کی حالیہ بغاوت اور برطانیہ کی فوجی کارروائیوں کے نتیجہ میں پیدا شدہ صورت حال پر سلامتی کونسل کو متوجہ کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ چونکہ برطانیہ نے جارحانہ کارروائی کی ہے اس لئے سلامتی کونسل اس مسئلہ پر غور کرے۔

جن دس ملکوں نے یہ درخواست دی تھی ۔ ان میں مصر شام سعودی عرب لبنان مراکش ۔ لیبیا اور یونس شامل ہیں ۔ تیونس کے وزیر اعظم حبیب بورقیبہ نے ایک بیان

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملایا کی مجلس آئین ساز نے ملایا کے نئے دستور

اور

برطانیہ کے ساتھ سمجھوتے کی منظوری دیدی

سنگاپور ۱۶ اگست ۔ ملایا کی مجلس آئین ساز نے متفقہ طور پر ملک کے دستور اور برطانیہ کے ساتھ سمجھوتے کی منظوری دے دی ہے۔ مجلس آئین ساز کی اس منظوری سے ۳۱ اگست کو ملایا کی آزادی کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ ملایا کے وزیر اعظم تنکو عبد الرحمٰن نے کہا ہے ۔ کہ نئے آئین کو قابل عمل دستاویز کی حیثیت سے مناسب طور پر آزمایا جائے گا۔

انہوں نے کہا ملایا کے نئے دستور میں تقریر اور جلسوں پر جو دستوری پابندیاں رکھی گئی ہیں ۔ ان کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ ملک کو تخریبی کارروائیوں کا مقابلہ کرنے میں مدد ملے ۔ ملایا کے آئینی کمیشن میں پاکستان کے نمائندے جسٹس عبد الحمید نے جو تجویز پیش کی تھی ۔ کہ ملایا کے آئین کو نئے سرے سے نئے الفاظ میں جامع طور پر مرتب کیا جائے ۔ وزیر اعظم نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس تجویز پر فقرور عمل کیا جائے گا تاکہ آئین کی تشریح و تعبیر میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو ؛

پاکستان اب ہر لحاظ سے مضبوط اور طاقتور ہے

خان عبد القیوم خان کی تقریر

گوجرانوالہ (؟) ۱۶ اگست ۔ مسلم لیگی لیڈر خان عبد القیوم خان نے کل یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے پاکستان اب ہر لحاظ سے پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط اور طاقتور ہے ۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک پورے کشمیر کو ہندوستان سے نجات نہیں دلوائی جا سکتی ۔ اس وقت تک پاکستان نامکمل ہے ۔ ملک کی سیاسی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مرکز اور صوبوں میں مستحکم حکومت کا قائم ہونا نہایت ضروری ہے ۔ خان عبد القیوم مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام میں تقریر کر رہے تھے ۔ مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری قاضی محمد عیسٰے نے بھی جلسہ عام سے خطاب کیا ۔ انہوں نے کہا پاکستان ایک خاص نظریہ پر قائم ہوا ہے ۔ اور اسی پر قائم رہے گا ۔

حیدر آباد میں طبیہ کالج

حیدر آباد ۱۶ اگست ۔ یوم آزادی کی تقریب پر یہاں ایک طبیہ کالج کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے ۔ جس میں ۲۰۰ طلبہ کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ کالج کا کورس ۴ سالہ ہوگا ۔ جس میں عطائیوں اور سند یافتہ طبیبوں کو تعلیم دینے کا انتظام ہوگا ؛

مشرقی پاکستان سیلاب کمیشن کا اجلاس

ڈھاکہ ۱۶ اگست ۔ کل یہاں مشرقی پاکستان میں سیلاب کی روک تھام کے کمیشن کا اجلاس ہو رہا ہے ۔ جس میں صوبہ میں سیلاب کی متوقع صورتِ حال کے پیش نظر احتیاطی تدابیر پر غور کیا جائے گا ۔

اسلام آباد میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

نئی دہلی ۱۶ اگست ۔ سرینگر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ پچھلے منگل سے اسلام آباد میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے ۔ یاد رہے کہ بخشی غلام محمد کے حریف مسٹر غلام محمد صادق شام کو ایک عام جلسہ سے خطاب کرنے والے تھے ۔

151

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ اگست ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

— محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو ایک دو دن بخار سے آرام رہا ۔ اور دیگر عوارضات میں افاقہ محسوس ہوتا رہا ۔ لیکن کل سے پھر ہلکا سا بخار ہوگیا ہے ۔ تنفس اور گلے کی تکلیف بھی ابھی جاری ہے ۔ گو نسبتاً حالت بہتر ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

عزیز مرزا مظفر احمد سلمہ اللہ کے لئے

— دعا کی تحریک —

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

عزیز مظفر احمد سلمہ اور ان کی بیگم یورپ اور امریکہ کے لمبے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں ۔ ابتدائی ڈیڑھ ماہ رخصت کا ہے ۔ جس میں وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کا بھی ارادہ رکھتے ہیں ۔ اور اس کے بعد عزیز مظفر احمد سلمہ نے حکومت پاکستان کی ہدایت کے ماتحت امریکہ میں محکمانہ ٹریننگ لینی ہے ۔ جہاں وہ یورپ کے مختلف شہروں میں سے ہوتے ہوئے جائیں گے ۔ روانگی انشاء اللہ لاہور سے ۱۷ اگست کو اور کراچی سے ۱۸ اگست کو ہوگی ۔ احباب کرام سے درخواست ہے ۔ کہ وہ ہر دو عزیزان کی خیریت اور کامیاب اور بامراد واپسی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ۔ اور انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ اس سے قبل عزیز مظفر احمد سلمہ کے دو بھائی بھی باہر گئے ہوئے ہیں ۔ جن میں سے ایک خدمت سلسلہ کے لئے بھجوایا گیا ہے ان کے لئے بھی دعا فرمائی جائے ۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد

حال وارد لاہور

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی حمایت

مظفر آباد ۱۶ اگست ۔ آزاد کشمیر کے ایک سابق وزیر خواجہ غلام محمد نے کل رات ریڈیو سے ایک نشری تقریر کرتے ہوئے پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی کی حمایت کی ۔ اور مسٹر سہروردی کو انکے کامیاب دورہ پر خراج تحسین پیش کیا ہے

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۵۷ء

شیعہ، سنّی فسادات

گذشتہ عاشورہ پر مغربی پاکستان کے مختلف مقامات پر شیعہ سنی فسادات ہوئے ہیں یہ فسادات معمولی نہیں تھے بلکہ اکثر مقامات پر سخت خون ریزی ہوئی ہے۔ چنانچہ یہاں ہم صرف ایک خبر نقل کرتے ہیں تاکہ اندازہ ہو سکے کہ مختلف مقامات پر جو فسادات ہوئے ہیں ان سے کتنا نقصان جان و مال ہوا ہے۔ یہ خبر ہم روزنامہ آفاق سے نقل کر رہے ہیں۔

"ایک سرکاری اعلان کے مطابق سید پور میں شیعہ سنی فساد کے بعد سے اب تک چار (لیکن غیر سرکاری خبر ہے کہ پانچ) افراد ہلاک ۳۰ مجروح اور ۹۰ گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ شدید مجروح ہونیوالے افراد میں ایک خاتون اور اس کا شوہر شامل ہیں۔ مشتعل ہجوم نے ان کے گھر کا دروازہ توڑ کر انہیں مجروح کیا تھا اور ان کا گھر لوٹنے کے بعد اسے تباہ کر دیا تھا۔ احمد پور شرقیہ میں شیعہ سنی ہر دو فرقوں کے کاروباری لوگوں نے مکمل ہڑتال کر رکھی ہے اور آج چوتھا دن ہے۔ ان لوگوں کا مطالبہ ہے کہ ان کے رہنماؤں کو رہا کیا جائے"۔ (روزنامہ آفاق ۱۲ اگست)

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دوسرے مقامات مثلاً کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ جنڈ تحصیل پنڈی گھیپ وغیرہ میں کیا کچھ ہوا ہے۔ جنڈ تحصیل پنڈی گھیپ کے واقعہ کی خبر بھی روزنامہ آفاق ہی سے یہاں نقل کی جاتی ہے۔

"محرم الحرام کے موقع پر جنڈ تحصیل پنڈی گھیپ میں شیعہ سنی فساد ہو گیا جس کے نتیجہ میں دس افراد زخمی ہوئے ہیں واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ امام باڑہ میں تقریر ہو رہی تھی۔ اور اہل سنت بھی مسجد میں لاؤڈ سپیکر نصب کر کے تقریر کر رہے تھے دوسرے فریق نے مسجد کی طرف بڑھنا شروع کر دیا مسجد سے بھی لوگ میدان میں نکل آئے جنہوں نے ایک دوسرے پر پتھر پھینکنے شروع کر دئے اس موقع پر بندوق کے تین فائر بھی ہوئے ہیں"۔ (روزنامہ آفاق ۱۲ اگست)

اس آخر الذکر خبر سے ایسے فسادات کی کم از کم ایک وجہ واضح ہے۔ یعنی جب ایک فرقہ کوئی جلسہ وغیرہ کرتا ہے تو دوسرا فرقہ بھی عین وہیں اپنا جلسہ منعقد کر دیتا ہے ہمارے اہل علم حضرات کا یہ طریق کار اکثر ایسے واقعات کا موجب بنتا ہے۔ عاشورہ کا روز یقیناً شیعوں کا خاص دن ہے اور چونکہ یہ ان کے لئے ماتم کا دن ہوتا ہے اس روز ان کے جذبات بے حد بھڑکے ہوئے ہوتے ہیں اہل سنت والجماعت کا اسی دن کو اور اسی مقام کو عمداً اپنی تبلیغ اور اظہار عقیدہ کے لئے منتخب کرنا کسی اچھی سپرٹ کا مظہر نہیں ہے۔ بلکہ ایسی صورت میں فسادات کا ہونا یقینی ہے۔ ہمیں اہل سنت کے عقائد کے ساتھ اتفاق ہے لیکن اللہ تعالےٰ فساد کو یقیناً پسند نہیں کرتا اس لئے جس کام سے یقیناً فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہو وہ قطعاً اسلامی خدمت نہیں کہلا سکتا۔

دو بدو اور جنگ و جدل سے عقائد خواہ کتنے بھی صحیح ہوں کبھی نہیں پھیل سکتے بلکہ روک پیدا ہوتی ہے اور ملک و قوم دنیا میں الگ بدنام ہوتے ہیں۔

اس ضمن میں راجہ غضنفر علی خان نے اپنے ایک بیان میں ٹھیک کہا ہے کہ اس قسم کے ناخوشگوار واقعات سے بیرون ملک پاکستان کی بدنامی ہوتی ہے اور ہمارے دشمنوں کو ہمارے وطن عزیز کو رسوا کرنے کا موقع ملتا ہے اکثر زعماء اور اصحاب الرائے نے راجہ صاحب کی تائید کی ہے۔

تقریباً تمام اخبارات نے ایسے فسادات کی مذمت میں نہایت زور سے لکھا ہے۔ ذیل میں ہم روزنامہ آفاق کے اداریہ سے کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

"یہ اپیل اپنی جگہ صحیح ہے کہ ایسے افسوسناک حادثات کو بند کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اس سلسلے میں یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ سنی فرقوں میں جن اسباب و محرکات کی وجہ سے یہ فسادات ہوتے ہیں۔ ان کا سنجیدگی اور حقیقت پسندی سے جائزہ لیا جائے اور ان کا انسداد کرنے کی ٹھوس کوشش کی جائے"۔

روزنامہ آفاق

۱۲ اگست ۱۹۵۷ء

اس کے متعلق ہم پہلے بھی الفضل میں کئی بار لکھ چکے ہیں۔ ہم نے یہ اصول پیش کیا ہے کہ کسی کو بالجبر اپنے عقائد سے نہیں روکا جا سکتا اور نہ قانوناً اظہار عقیدہ سے روکا جا سکتا ہے البتہ اظہار عقیدہ کے طریق کار کی نگرانی کی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی فرقہ بغیر دوسروں کو چڑانے کی نیت کے اپنے عقائد کا اظہار کرتا ہے تو خواہ وہ دوسروں کے عقائد کے متضاد ہی کیوں نہ ہو دوسروں کا فرض ہے کہ وہ قوت برداشت پیدا کریں اور اسکو وجہ اشتعال نہ بنائیں۔

روزنامہ آفاق نے اپنے اداریہ میں ایک بات اور بھی پتہ کی لکھی ہے۔

"ان فسادات کے بنیادی محرکات میں ایک توجہ طلب اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ بعض لوگوں نے دونوں فرقوں کے جذبات کو مشتعل کرکے اپنی سیاسی لیڈری کی دکان چمکانے کا ذریعہ بنایا لیا ہے سیاست میں بھولے عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کوئی نئی یا انوکھی بات نہیں ہے۔ لیکن فرقہ وارانہ اختلاف و اشتعال پیدا کرنا بہرصورت ایک ناقابل معافی حرکت ہے اور اس کو کسی صورت برداشت نہیں کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں یہ عام خیال ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ دو سال سے بعض لوگوں نے خاص طور پر فرقہ وارانہ بنیادوں پر اپنی سیاسی لیڈری کا سکہ جمانے کی کوشش شروع کر رکھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایسے رجحانات سے بعض ایسے اصحاب بھی مستثنیٰ نہیں ہیں جو حکومت کے قائم کردہ فرقہ وارانہ مصالحت اور خیر سگالی کے بورڈ میں شریک ہیں۔ اگر وہی لوگ جنہوں نے مصالحت اور رواداری کی فضا پیدا کرنے کی ذمہ داری سنبھالی ہے اپنے اپنے فرقوں میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کی خاطر اس مقصد کے خلاف عمل کریں تو کسی نیک نتیجے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔

ارباب اختیار سے ان لوگوں کی سرگرمیاں غالباً پوشیدہ نہیں ہیں۔ اور فرقہ وارانہ امن اور خیر سگالی کا یہ تقاضا ہے کہ ان کو جرأت سے بے نقاب کیا جائے اور محض ان کی ذاتی وجاہت یا اثر و رسوخ سے مرعوب ہو کر انہیں غلط طریقوں سے سیاسی اثر و رسوخ حاصل کرنے کی اجازت نہ دی جائے (روزنامہ آفاق ۱۳ اگست)

حوالہ اگرچہ طویل ہے مگر ایسے فسادات کی وجوہات کو معلوم کرنے کے لئے اس سے کافی رہنمائی ملتی ہے۔

اسینی فرقہ کے قدیم لٹریچر میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی

نامعلوم زندگی کے حالات

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے زمانہ میں یہودی مختلف فرقوں میں منقسم تھے۔ مشہور فرقے فریسی۔ صدوقی اور اسینی تھے۔ اس مقالہ میں فرقہ اسینی (Essenes) کے کچھ حالات بیان کرنا مقصود ہے۔ اس فرقہ کا جو لٹریچر منصۂ شہود پر آیا ہے اس میں دعوے کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بعثت سے قبل اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے آپ بچپن سے ہی اس تحریک اخوت کی نگرانی میں دے دیئے گئے۔ اور آپ کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت میں اسینی علمائے فطرت اور برادرانِ طریقت نے پورا پورا حصہ لیا۔ تا آنکہ آپ وحی الٰہی سے مخصوص ہوئے۔ اور آپ کا سینہ انوارِ نبوت کا مہبط بن کر نورٌ علیٰ نور ہوگیا۔ اس فرقہ کے لٹریچر میں دعوے کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری کو جبکہ وہ تیرہ برس کے تھے فلسفۂ مذاہب اور صحفِ سماوی کی تعلیم کے لئے مشرقی ممالک میں بھیجا گیا۔ خصوصاً تبت اور ہندوستان میں۔ انہوں نے یہاں کے مذاہب کا مطالعہ کیا۔ جو بدھ مذہب اور ہندو مذہب کے صحیفوں تک دسترس حاصل کی۔ ان مذاہب کے باطل عقائد کی آپ نے پُر زور تردید کی۔ کوئی پندرہ سال کے بعد آپ ایران ہوتے ہوئے اپنے وطن میں مراجعت فرما ہوئے حادثہ صلیب میں اسینی برادرانِ طریقت نے باریک اور خفیہ تدبیروں سے آپ کی مدد کی۔ ان کی عجیب و غریب کوششوں سے آپ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے۔ اس فرقہ کے ایک بہترین حکیم نقادیمس کے زیر علاج آپ کو رکھا گیا شفایاب ہوکر آپ ارضِ فلسطین سے ہجرت کر گئے۔ آپ کی وفات کے متعلق اس فرقہ کے قدیم لٹریچر میں اختلاف ہے۔ بعض جگہ لکھا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد جب آپ بحیرۂ مردار کے علاقہ میں اسینی جماعت کے ہاں پہونچے۔ تو چونکہ آپ نہایت درجہ کمزور ہو چکے تھے۔ اس لئے وہیں وفات پائی۔ اور بعض جگہ لکھا ہے۔ کہ حادثہ صلیب کے عرصہ دراز بعد یہودیہ میں واقعہ کوہ کرمل پر برادران اسینی کی موجودگی میں آپ نے وفات پائی۔ یہیں آپ کو دفن کیا گیا۔ بعد میں آپ کی قبر کو کسی خفیہ مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ اور بعض جگہ لکھا ہے کہ ہندوستان جانے والے ایک قافلہ کے ساتھ آپ ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے۔[۱]

اس فرقہ کے لٹریچر میں یہ بھی دعوے کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ہمعصر اور رشتہ دار حضرت یحییٰ نبی بھی اسی فرقہ میں داخل رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح ناصری کے حواری یوحنا اور توما وغیرہ بھی اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور آپ پر ایمان لائے۔ سب سے پہلے چونکہ اسینی فرقہ کے لوگوں کو (جن کا دوسرا نام "سفید برادرانِ طریقت" بھی تھا) حضرت مسیح ناصریؑ نے پیام نبوت پہنچایا۔ اس لئے اوّل المومنین وہی لوگ تھے۔ وہ آپ کے انصار میں شامل ہو گئے۔ سفید اور براق لباس چونکہ ان کا

نشان خاص تھا۔ اس لئے وہ "حواری" کہلائے۔ ابتدائی عیسائیت پر "تحریک اخوت اسینی کے اثرات" چونکہ ایک مستقل موضوع بن چکا ہے۔ اور عیسائی محققین اور دوسرے علماء نے اس مضمون کو بھی تشنۂ تکمیل نہیں چھوڑا اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس قدیم تحریک سے واقفیت حاصل کی جائے۔ اور پھر اس لحاظ سے بھی یہ ایک دلچسپ موضوع ہے۔ کہ واقعہ صلیب سے پہلے حضرت مسیح ناصری کی تیس برس تک کی زندگی میں سے چند سال کی زندگی پر انجیل روشنی ڈالتی ہے۔ انجیل میں آپ کی پیدائش کے ذکر کے بعد بچے کو ساتھ لے کر والدین کی مصر کی طرف ہجرت کا ذکر ہے اس کے بعد بارہ برس کی عمر میں یروشلم آئے۔ اور ہیکل میں یہودی علماء سے بحث و مباحثہ کا بیان ملتا ہے۔ بعد کے کوائف و احوال سے اناجیل خاموش ہیں۔ پھر یکایک یہ ذکر ہوتا ہے۔ کہ آپ کی عمر ۳۱ برس کی تھی جب آپ شرفِ نبوت سے سرفراز ہوئے (لوقا $\frac{۳}{۲۳}$) درمیانی عرصہ جو کہ ۱۲ سال کی عمر سے لے کر ۳۰ سال تک ممتد ہے بالکل پردہ اخفاء میں ہے۔ یہ اتنا لمبا عرصہ کس قدر خاموشی اور گمنامی میں کس طرح گزرا اس کے سمجھنے کے لئے اس زمانے کی اس عظیم الشان تحریک کا مطالعہ اب ایک لازمی امر ہو چکا ہے۔

قدیم عیسائی لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ واقعہ صلیب کے بعد نصاریٰ کے درمیان

"کئی سال تک یہ عجیب و غریب خبر پھیلی رہی کہ حضرت عیسٰے زمین پر کسی دور دراز جگہ میں ہیں۔ اور وہ عنقریب دوبارہ ظاہر ہوں گے"[۱]

واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح ناصریؑ کی زندگی کے کوائف و حالات کیا تھے؟ اس دورِ حیات کے مطالعہ کے لئے اسینی لٹریچر ایک ایسی ضروری کڑی ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اسینی تحریک اخوت پر بنیادی لٹریچر پہلی صدی عیسوی سے شروع ہوتا ہے

---

[۱] جارج مور نے واقعاتِ صلیب صلیبی موت سے نجات اور حضرت مسیح ناصری کی فلسطین سے ہجرت کے حالات و کوائف کو ایک کہانی کی شکل میں اپنے ناول "بروک کیرتھ" میں پیش کیا ہے۔ یہ ناول اسینی لٹریچر میں حضرت مسیحؑ[۲] م م ناصریؑ کے حالات زندگی سے متاثر ہو کر لکھا گیا ہے مصنف کا دعوے ہے کہ ناول کا مرکزی خیال ایک قدیم سریانی کہانی پر مبنی ہے۔ باقی تفصیلات کو زیب داستان سمجھیے اس کتاب میں حضرت مسیح ناصریؑ کی ہندوستان کی طرف ہجرت کا ذکر موجود ہے:

[۱] ملاحظہ ہو مسٹر سٹیفن گراہم کی [illegible] with the Russian Pilgrims to Jerusalem شائع کردہ مسرز میکلین اینڈ سنز لنڈن ملا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قیامت کے قریب حضرت مسیحؑ کی روحانیت کا ایک قہری شبیہہ میں نزول مقدر ہے

"یوں مقدر ہے کہ ایک زمانہ کے گزرنے کے بعد خیر اور صلاح اور غلبۂ توحید کا زمانہ ہوگا۔ پھر دنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عود کرے گا۔ اور بعض بعض کو کیڑوں کی طرح کھائیں گے۔ اور جاہلیت غلبہ کرے گی اور دوبارہ مسیحؑ کی پرستش شروع ہو جائے گی۔ اور مخلوق کو خدا بنانے کی جہالت بڑے زور سے پھیلے گی۔ اور یہ سب فساد عیسائی مذہب سے اس آخری زمانہ کے آخری حصہ میں دنیا میں پھیلیں گے۔ تب پھر مسیحؑ کی روحانیت سخت جوش میں آکر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی تب ایک قہری شبیہہ میں اس کا نزول ہو کر اس زمانہ کا خاتمہ ہو جائے گا تب آخر ہوگا اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی"۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۶)

۱۔ مشہور و معروف یہودی مؤرخ جوزیفس نے اس فرقہ میں تین سال داخل رہ کر نہایت دیانتداری سے اس کے حالات کو اپنی کتب "دی جیوش وار" کے باب ۲/۱۲۲ اور "ہسٹوریا" کتاب ۱۳۔ فصل ۵ میں لکھا ہے۔

۲۔ سکندریہ کے مشہور فلاسفر فیلو (Philo) المتوفی ۵۰ء نے بھی اس فرقہ کے کوائف و حالات پر خاطر خواہ روشنی ڈالی ہے۔

۳۔ پلینی (Pliny) المتوفی ۷۹ء نے بھی بہت سی باتیں اس تحریک اخوت کے متعلق تحریر کی ہیں۔ ملاحظہ ہو اس کی کتاب Historia Naturalis

۴۔ اسی طرح ۲۳۰ء کے ایک نامعلوم مصنف کی کتاب جو کہ یونانی میں Philosophumena کے نام سے لکھی ہوئی موجود ہے اس میں بھی اس فرقہ کے حالات سے روشناس کیا گیا ہے۔

۵۔ انیسویں صدی میں سکندریہ میں ایسینی فرقہ کے ایک قدیمی مرکز سے ایک طومار دستیاب ہوا ہے۔ جو کہ جرمنی کی ایک جماعت کے قبضہ میں ہے اس کا انگریزی ترجمہ The Crucifixion by an eye witness یعنی "واقعہ صلیب کے چشم دید حالات" کے نام سے امریکن بک کمپنی شکاگو نے ۱۹۰۷ء میں شائع کیا اس کتاب میں فرقہ ایسینی کے حالات اور حضرت مسیح ناصریؑ کو پیش آنے والے واقعات، صلیب اور صلیب سے نجات اور یروشلم سے ہجرت کے مفصل کوائف درج ہیں اور آخر میں یہ ذکر ہے کہ جب آپ بحیرۂ مردار کے علاقہ میں پہنچے تو وہاں آپ نے وفات پائی

۶۔ ابتداء میں یہ فرقہ یہودیوں تک محدود تھا بعد ازاں اس فرقہ کے خیالات سے دوسرے لوگ بھی متاثر ہوئے۔

موجودہ زمانہ میں ایسین فرقہ کی جانشینی کا دعویٰ "روزی کروشین آرڈر" سے منسلک جماعت کو ہے اس تحریک کے مراکز مشرق و مغرب میں پائے جاتے ہیں ان کا دعوےٰ ہے کہ قدیم ایسینی لٹریچر ابھی تک ان کے مرکز (واقعہ فلسطین، مصر، تبت و ہندوستان) میں محفوظ ہے۔ اس قدیم لٹریچر کے بالاستیعاب مطالعہ کے بعد ایچ۔ سپینسر لیوس[1] (H. Spencer Lewis F.R.C. PH. D) نے کئی ایک کتابیں شائع کی ہیں۔ جو کہ روزی کروشین لائبریری کیلی فورنیا (امریکہ) کی طرف سے اشاعت پذیر ہوئی ہیں۔ ان کتابوں میں سے ایک اہم کتاب The Mystical Life of Jesus ہے۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ ایسین تحریک سے تعلق رکھتے تھے۔ بچپن میں آپ کو تکمیل تعلیم کے لئے ہندوستان بھیجا گیا۔ وہاں سے واپسی پر واقعہ صلیب پیش آیا۔ صلیب پر آپ نے وفات نہیں پائی ایسینی فرقہ کی کوششوں سے آپ زندہ اتار لئے گئے برچھی مارنے پر آپ کے جسم سے خون اور پانی کا بہ نکلنا ایک زندہ شہادت ہے۔ واقعۂ صلیب کے عرصہ دراز بعد آپ نے یہودیہ کے علاقہ میں کوہ کرمل پر وفات پائی۔

ان کی دوسری کتابیں روزی کروشین آرڈر کے سلسلہ میں مختلف موضوعات پر ملتی ہیں۔

۷۔ اس کے علاوہ فرقہ ایسین کے حالات پر مغرب میں کئی ایک کتابیں لکھی گئیں چونکہ بنیادی ذرائع کا ذکر کر دیا گیا ہے اس لٹریچر کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ انسائیکلو پیڈیا ریلیجس اینڈ ایتھکس میں اس فرقہ کے حالات پر جیمس منفٹ کا ایک مبسوط اور قابل دید مقالہ درج ہے جو نہایت مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ امریکی اور برطانوی انسائیکلو پیڈیا میں عمدہ مقالات درج ہیں۔

یہاں یہ بتا دینا بھی مناسب ہے کہ بعض عیسائی محققین نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ جو فیض نامور یہودی مورخ نے اپنی تاریخ میں اخوت ایسین کا جو ذکر کیا ہے۔ وہ دراصل ابتدائی عیسائیوں کے حالات ہیں۔ چونکہ ایسینی برادران طریقت نے بہت جلد حضرت مسیح ناصریؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے دین کو قبول کر لیا اور عیسائیت میں جذب ہو گئے۔ اس لئے اس فرقہ کے حالات دراصل ابتدائی عیسائیوں کے حالات ہیں جو کہ جوزیفس نے اپنی تاریخ میں بیان کئے ہیں۔ اعمال الرسل میں بیان کردہ ابتدائی عیسائیوں کے نشانات یعنی بپتسمہ، عہد اخوت و رفاقت، ذاتی جائیداد کی بجائے اشتراک باہمی۔ ضروریات خود و نوش کی برابر تقسیم، سادہ زندگی اور مشترک طعام (اعمال ۲ - ۴۴) کم و بیش وہی ہیں جو کہ فرقہ ایسین کی خصوصیات ہیں۔ اس مماثلت کی بناء پر دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یا تو یہ صورت ہے کہ ایسینی تحریک اخوت کی خصوصیات عیسائیت نے اپنا لی ہیں یا پھر ان لوگوں نے عیسائیت میں داخل ہو کر عیسائی خصوصیات کے اثر کو قبول کیا ہے اور یہ بھی صورت بیان کی جاتی ہے کہ ایسینی تحریک ابتدائی عیسائیوں نے خود حفاظتی کے لئے ایک خفیہ تحریک کے رنگ میں چلائی تھی۔ ان صورتوں میں سے کونسی صحیح ہے اور کونسی غلط اس سے قطع نظر یہ امر بالکل واضح ہے کہ ایسینی تحریک اور عیسائیت کا گہرا اور دوررس تعلق ہے۔ جسے تاریخ مذاہب عالم کا ایک طالب علم نظر انداز نہیں کر سکتا۔

[1] یہ مصنف شمالی و جنوبی امریکہ کے روزی کروشین آرڈر کا قائد ہے اور ہندوستان کے ایسین آشرم کا ممبر اور تبت میں واقع سفید برادران کی خانقاہ کے لئے امریکہ کا نمائندہ ہے۔ یہ سب جماعتیں موجود الوقت ایسینی فرقہ کی شاخیں ہیں۔

قابل توجہ پریذیڈنٹ صاحبان جملہ جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ

تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بموجب ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدن پیدا کر کے تحریک جدید میں دینے کے لئے ایک ہفتہ منائیں اور اس میں جس قدر رقم جمع ہو وہ مرکز کو بھیج کر مجھے بھی اطلاع دیں، تاکہ مرکز کو ضلع کی مجموعی رپورٹ بھیجی جا سکے۔ یہ اعلان پڑھ کر ضلع گوجرانوالہ کی ہر جماعت کے پریذیڈنٹ مجھے بذریعہ خط اطلاع دیں کہ انہوں نے اعلان پڑھ لیا ہے اور یہ کہ وہ کس تاریخ تک رقم کی تفصیل سے اطلاع دے سکیں گے سستی ہرگز نہ ہو اور مجھے یاددہانی نہ کرانی پڑے

(میر محمد بخش امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

درخواست دعا

میرے تمام بچے اور اہلیہ انفلوئنزا میں مبتلا ہیں۔ نیز میں خود بوجہ کان کی تکلیف کے صاحب فراش ہوں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

— (ایم غلام محمد سرگودھا)

یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۲۵ر اگست بروز اتوار

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بتاریخ ۲۵ر اگست بروز اتوار یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا جائے گا۔ تمام جماعتیں اس دن جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کریں اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محاسن پر تقاریر کی جائیں

ناظر اصلاح و ارشاد

ریلوے میں کلرکوں کی ضرورت

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں ۳۰؍۸؍۵۷ تک معرفت دفتر روزگار بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر راولپنڈی تنخواہ ۶۰/۔ روپے ۔گرانی الاؤنس علاوہ شرائط ۔میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۳۰؍۸؍۵۷ کو ۱۸ تا ۲۴ ۔ ٹائپ سپیڈ ۳۰

(پاکستان ٹائمز ۱۳؍۸؍۵۷) ناظر تعلیم

توسیع تاریخ برائے درخواست داخلہ میڈیکل کالج لاہور

فرسٹ ایر میں داخلے کے لئے درخواستیں ۱۲؍۸؍۵۷ کی بجائے ۲۷؍۸؍۵۷ تک

(پاکستان ٹائمز ۱۱؍۸؍۵۷) ناظر تعلیم ربوہ

انسان کی رُوحانی اور جسمانی کامیابی کا راز

(از مکرم عبدالمجید خانصاحب ریٹائرڈ مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن لاہور)

خدا تعالےٰ نے جمادات۔ نباتات اور حیوانات دنیا میں پیدا کئے ہیں۔ حیوانات میں انسان کو ذی عقل بنایا ہے۔ یعنی وُہ ارد گرد کے حالات اور تاثرات کو اپنا لیتا ہے۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کی اُس میں طاقت ہے۔ اسلئے انسانی وجود بہت اہم ذمہ داریوں کا حامل ہے جن کا پورا کرنا بنی نوع آدم کا فرض ہے۔ سب سے بڑا فرض انسان کا یہ ہے۔ کہ اپنے خالق و مالک خدا سے سچا تعلق قائم کرے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ یعنی چھوٹے بڑے انسانوں کو خدا تعالےٰ کے اوصاف اپنے اندر جذب کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بلکہ یہاں تک قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِذْقَالَ رَبُّکَ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً گویا اللہ تعالےٰ نے انسان کو اپنا نائب بننے کا عظیم منصب عطا فرمایا ہے۔ یہ تو ایک فرد کی مردی ہے۔ اس کے علاوہ فرمایا۔ اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۔ گویا آسمانی خفیہ پولیس ہر انسان پر متعین ہے۔ اور یہ مسلّمہ بات ہے کہ جس شخص پر خفیہ پولیس متعین ہو۔ وُہ اپنے اقوال و افعال میں بے حد محتاط ہو جاتا ہے اس کے علاوہ قابل غور یہ امر بھی ہے کہ علاوہ خفیہ پولیس کے انسانی اعمال لکھے جا رہے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ۔ گویا ہر انسان کے اعمال لکھنے کے لئے شارٹ ہینڈ رائیٹر۔ مقرر ہیں۔ اور انسان کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو کتابی شکل میں تیار کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ فرمایا گیا ہے۔ کہ انسان کو موت کے بعد یہ حکم ہوگا۔ کہ اِقْرَاْ کِتَابَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ۔ یعنی اے انسان تو اپنی زندگی کے اعمال نامہ کو پڑھ لے۔ چنانچہ انسان اپنے اعمال نامہ کو پڑھ کر تعجب کرے گا کہ اُس کا ہر چھوٹے سے چھوٹا عمل ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ امر بھی نہایت درجہ قابل غور ہے۔ کہ جب کبھی انسان کا بڑا افسر یا دنیوی عہدہ دار سامنے موجود ہو تو وہ اپنی حرکات میں بے حد محتاط ہو جاتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ جو آسمانوں اور زمین کا خالق و مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے فرماتا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی اللہ تعالےٰ اور اُس کے ملائکہ انسان کی شاہ رگ سے زیادہ قریب ہیں۔ اس لئے انسان کو اپنے اقوال و افعال میں لازمی طور پر محتاط ہونا چاہیئے۔ اس نازک حالت کے متعلق بادشاہ اورنگ زیب نے اپنے بیٹے کو جو خط تحریر کیا اس میں یہ ضروری روحانی نکتہ بھی تحریر فرمایا جو یہ ہے

ہرچہ ما کردیم با خود ہیچ نا بینا نہ کرد
در بیابانِ خانہ گم کردیم معافیہ خانہ را

یعنی ہم خدا تعالیٰ کی ہر آن موجودگی کو نظر انداز کرتے ہیں۔ جو ہمارے جسم کا مالک ہے یعنی کس قدر خوف کا مقام ہے۔ کہ ہمارا خالق خدا جو ہمارے شاہ رگ سے زیادہ قریب ہے اس کی موجودگی کا ذرہ خیال نہیں رکھا جاتا حالانکہ دُنیوی افسر کی موجودگی میں ہر طرح سے احتیاط کی جاتی ہے۔

بہر حال انسانی زندگی دُنیا میں ایک عارضی سفر کی طرح ہے۔ سرور کائنات رسول اللہ صلعم کے متعلق آتا ہے۔ کہ حضور صلعم اپنی زندگی کو اس طرح خیال فرماتے تھے۔ جس طرح کوئی رہ گذر تھوڑی دیر کے لئے سایہ میں بیٹھ کر آرام کر لیتا ہے۔ مگر چلنے کا خیال اس کے پیش نظر رہتا ہے۔ اس طرح انسان کو اپنی زندگی کے وقت کو نہایت قلیل اور عارضی یقین کرنا چاہیئے اور آنیوالی دائمی اور ابدی رہائش گاہ کے لئے زندگی میں سامان مہیا کرنا چاہیئے۔ یعنی نیک اعمال کا توشہ طیار کیا جائے۔ وُہ انسان جس کو آنیوالی دائمی رہائش گاہ کا خیال ہر وقت رہتا ہے۔ اس کو دنیا کے عارضی سفر میں ہی بہشتی زندگی کی خوشبو محسوس ہونے لگ جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ پر حق الیقین حاصل ہو جاتا ہے۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے۔ کہ انسان کا وجود رُوح اور جسم دونوں چیزوں سے مرکّب ہے روح غیر فانی ہے اور جسم فانی ہے۔ لہٰذا غیر فانی چیز کی طرف اور اس کے حصول کے لئے بنیادی کوشش مسلمان کا فرض اولین ہے۔ مگر یہ امر یاد رکھنے والا ہے۔ کہ ہر انسان میں دو قوتیں ودیعت کی گئی ہیں۔ ایک کا نام داعی الی الخیر ہے۔ اور دوسری قوت کا نام داعی الی الشر ہے۔ ان دونوں قوتوں کا باہمی ہر لحظہ تصادم رہتا ہے۔ اس لئے انسان کو یہ خیال رکھنا ضروری ہے۔ کہ داعی الی الخیر کے تابع اپنے آپ کو رکھنا چاہیئے۔ بہر حال اللہ تعالےٰ کے اس اٹل حکم کو ہر وقت مدِنظر رکھنا چاہیئے۔"
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ۔ یعنی پہلے انسان کی طرف سے نیکی کے حصول کے لئے اپنے اندر تغیر پیدا کرنا چاہیئے۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر رحم نازل ہوتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے والی ہے۔ کہ ہر انسان کے ذمہ تین ڈیوٹیاں مقرر ہیں۔ حق اللہ [1] حق العباد [2] اور حق النفس [3]۔ اسطرح ہر سہ حقوق کو قرآن کریم کی تعلیم کے ماتحت پورا کرنے میں انسان کو رُوحانی اور جسمانی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ دینی اور دنیوی ترقی کے حصول کے لئے لازمی امر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور ہیبت کما حقہٗ دل پر مستولی ہو۔ اور دین اللہ تعالےٰ کے آخری رسول یعنی آنحضرت صلعم سے والہانہ محبت بدرجہ عشق موجزن ہو۔

چونکہ موجودہ زمانہ شیطانی خیالات کا ہے۔ اور رُوحانی فقدان کا وقت ہے۔ اس لئے ہمیں لازم ہے۔ کہ یہ یقین کرکے کہ ہم اس وقت شیطان کے ساتھ مصروف پیکار ہیں۔ پھونک پھونک کر قدم رکھیں اور استجابت دُعا کا الفاظی نسخہ جو حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالےٰ سے اطلاع پا کر جس طرح بتایا۔ استعمال کریں یعنی ان الفاظ میں خصوصیت سے دعا کریں کہ

ہم قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں

دُعا ہے کہ خدا جماعت احمدیہ کو اس کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ بھی ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب کا باقاعدگی سے مطالعہ ہو۔ اور بموجب شرط بیعت کہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اعمال بجا لائے جائیں۔

ارض و سما دیکھ رہے ہیں

کب تک نہیں یاد آتا خدا دیکھ رہے ہیں
ہم حوصلۂ اہل جفا دیکھ رہے ہیں
ماحول میں ہے جن کے اندھیرا ہی اندھیرا
سینا کی تجلّی میں گھٹا دیکھ رہے ہیں
بخشا گیا ہے جن کو مگر نورِ سعادت
ظلمات میں بھی آپ بقا دیکھ رہے ہیں
پھر خاک پہ نازل ہوگئے ہیں روح و ملائک
ہے جن کی نگاہوں میں ضیا دیکھ رہے ہیں
تنویر ہوا ربوہ میں تسبیح کا آغاز
دیکھے نہ کوئی ارض و سما دیکھ رہے ہیں

153

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

درخواست ہائے دُعا

۱۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب الیکٹریشن تھمت بھائی شوگر ملز۔ مردان کی بڑی بچی عزیزہ عطیہ سخت بیمار ہے۔ بزرگان و احباب جماعت عزیزہ کی جلد اور مکمل شفایابی کے لئے دُعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔
(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ میں لمبے عرصہ سے پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دُعا ہے۔ کہ مولا کریم مجھے روحانی و جسمانی اعلیٰ صحت اور بہترین خدمت دین والی زندگی عطا فرمائے۔ نیز صالح اولاد نرینہ کی نعمت سے نوازے۔
(خاکسار ظفر السلام)

۳۔ شفیق احمد میرا چھوٹا بچہ کئی روز سے بیمار ہے۔ صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔
(منیر احمد کاتب ربوہ)

سالانہ اجتماع - نمائندگان

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۵۷ء بمقام ربوہ

شوریٰ خدام الاحمدیہ میں مجالس کی شمولیت ان کے نمائندگان کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ لیکن نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔

قائد اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا نمائندہ ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا کسی مجلس کو بھیجنے کا حق ہوگا۔ اگر کسی وجہ سے قائد مجلس خود اجتماع میں شامل نہ ہو رہا ہو تو متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد اپنی بجائے کسی کو نامزد نہیں کر سکتا۔

نمائندگان کی فہرست یکم اکتوبر ۵۷ء تک مرکز میں آجانی ضروری ہے اور اس میں یہ درج ہونا چاہیئے کہ یہ نمائندے منتخب ہوئے ہیں نامزد نہیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

دائمی ثواب

خدمت دین کے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے نسلیں مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدمت دین کے لئے قربانیاں کی ہوئی ہیں ان کو زمانہ نہیں مٹا سکتا اور نہ ہی اس ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہوتا ہے۔

ضروری اعلان

۱۔ مصباح کے مضمون نگار بھائی اور بہنیں مطلع رہیں کہ وہ اپنے مضامین براہ راست دفتر مصباح ربوہ میں ارسال فرمائیں۔

۲۔ بہنوں کی خدمت میں کشیدہ کاری نمبر کے لئے بھی ڈیزائن بھجوانے کی درخواست ہے یہ نمبر اکتوبر میں شائع ہوگا۔

امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح نتھیا گلی

---

(۱۳) خاکسار کے بیٹے عزیز حمید احمد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بی۔اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور دین وملت کی خدمت کرنے کی اسے توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ماسٹر) حسن محمد کلو سوہلری حال چنیوٹ

(۱۴) میری والدہ صاحبہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت دے۔ آمین

عطاء اللہ ۰/۰ اللہ بخش صاحب ریلوے گارڈ خانپور

(۱۵) میرے چچا جان سید امیر احمد صاحب احمد پور شرقیہ میں بیمار ہیں۔ دوست انکی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ابن علی۔ کھنڈہ

(۱۶) جماعت احمدیہ ٹنی سرروڈ پہلے احمد آباد اسٹیٹ کے ساتھ ملحق تھی۔ لیکن ۲ ہش سے مکرم امیر صاحب حیدرآباد ڈویژن نے جماعت احمدیہ ٹنی سرروڈ کو علیحدہ جماعت منظور فرمایا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

عبدالرحمن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹنی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ

(۱۷) میرے بھائی محمد احمد صاحب موسٹی اینڈ سنز نیلا گنبد لاہور کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹر بیماری کی تشخیص نہیں کر سکے نیز ان کا لڑکا عزیزم منور احمد اعلیٰ تعلیم کیلئے انگلستان گیا ہوا ہے۔ ہر دو کی صحت کیلئے اور عزیز منور احمد کی کامیاب واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔

مریم بیگم اہلیہ ٹھیکیدار عبدالخالق صاحب

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء

اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوگا۔ تمام لجنات سے گذارش ہے کہ وہ شوریٰ کے لئے ابھی سے تجاویز ارسال کریں تاکہ جلد از جلد ایجنڈا مرتب کر کے بھجوایا جائے۔ اسی طرح ابھی سے شامل ہونے والی نمائندہ کو تیار کر کے نام بھجوائیں جو آتے ہوئے اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹ ہمراہ لائے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے خالو جان مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

منصور احمد ظفر سیکرٹری تعلیم ڈیرہ غازیخان

(۲) میری طبیعت اعصابی کمزوری سے جس کی وجہ سے ہلکا بخار ہے علیل ہے احباب و بزرگان سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد عمر سندھی بی۔اے (آنرز) شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نزد سکھر

(۳) میری بیوی عطیہ بیگم بوجہ دماغی خرابی کے بیمار ہے سخت پریشانی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محمد اسمٰعیل بلاڈی ضلع شیخوپورہ

(۴) عزیزی مرزا محمد احسن بیگ صاحب سکنہ پتوکی کی صاحبزادی بشریٰ بیگم صاحبہ بعارضہ ٹائیفائیڈ عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا کے لئے عرض ہے۔

مرزا نذیر علی۔ ربوہ

(۵) سردار بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم منظور احمد صاحب آف لدھیانہ حال جسونت بلڈنگ لاہور تین ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (۲) میری لڑکی امۃ اللطیف اہلیہ داؤد احمد کے ہاں لیڈی ایچی سن ہسپتال لاہور میں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ عزیزہ امۃ اللطیف بعارضہ بخار و کھانسی ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۳) عزیزم ہدایت حسین بھی میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(احمد حسین کاتب الفضل)

(۶) میرے بھائی عبدالسلام کو پسلی میں درد ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

فضل دین غلہ منڈی۔ ربوہ

(۷) میرے بھائی قاضی خالد محمود ہوشیارپوری چنیوٹ درد گردہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(قاضی نجیب الدین احمد۔ کوئٹہ)

(۸) میری ہمشیرہ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں صحت کے لئے درخواست دعا ہے

عبدالرحمن بٹ مشین مین ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۹) خاکسار کے والد بزرگوار قاضی محمد شفیع صاحب عباسی بعارضہ بندش پیشاب میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ احباب سے صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے

عبدالحمید عباسی

(۱۰) بندہ کی اہلیہ محترمہ برکت بی بی ایک ماہ سے یرقان سے بیمار ہیں۔ صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔

عبدالکریم ڈار البرٹن سائیکل کمپنی سیالکوٹ شہر

(۱۱) خاکسار نے ملازمت کے لئے ایک جگہ درخواست کی ہوئی ہے۔ احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز میرے والدین چند مالی اور دوسری پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں اور تکلیفوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

رشید احمد یسو گودھا

(۱۲) برادرم مکرم میاں اصغر علی صاحب نے ملازمت کے لئے درخواست دی ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

شریعت احمد کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سیالکوٹ

156

پاکستان کا سپریم کورٹ

گورنر جنرل پاکستان کے ایک آرڈر کے تحت پاکستان کے فیڈرل کورٹ کا ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو قیام عمل میں آیا۔ دستور کے تحت فیڈرل کورٹ کا صدر مقام کراچی تھا لیکن انتظامی اسباب کی بنا پر ستمبر ۱۹۴۹ء میں اس کے صدر دفاتر لاہور منتقل کر دیئے گئے فوری ۱۹۵۰ء میں فیڈرل کورٹ کے اختیارات میں توسیع کی گئی۔ اور ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء سے یعنی جس تاریخ پاکستان کا دستور نافذ ہوا۔ یہ فیڈرل کورٹ پاکستان کا سپریم کورٹ بنا دیا گیا۔ نئے دستور کے تحت سپریم کورٹ کو وہی اختیارات حاصل ہیں جو فیڈرل کورٹ کو حاصل تھے۔ چنانچہ فیڈرل کورٹ میں جو مقدمات پیش تھے۔ وہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت تصور کئے گئے۔ دستور کے مطابق فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس اور سپریم کورٹ کے ججوں کی حیثیت سے ریورٹ ایوان صدر کراچی میں اپنے عہدوں کا نیا حلف اٹھایا۔ پاکستان کے اس نئے دستور میں سپریم کورٹ کو وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔

سپریم کورٹ رولز ۱۹۵۶ء کے نام سے نئے قواعد ۲۸ نومبر ۱۹۵۶ء کو نافذ کئے گئے۔ یہ قواعد عدالت کے طریقہ کار، عدالت میں کام کرنے والے وکلاء۔ اپیل پیش کی جانے کی مدت اور مقدمہ کے اخراجات وغیرہ کے متعلق ہیں۔

دستور کی دفعہ ۱۵۵ میں بتایا گیا ہے کہ عدالت کا سال میں کم از کم دو مرتبہ ڈھاکہ میں اجلاس ہوگا۔ دستور کی اس دفعہ کی منظوری سے قبل بھی فیڈرل کورٹ کے مختصر اجلاس ڈھاکہ میں ہوا کرتے تھے۔ بہر حال مشرقی پاکستان کے باشندوں کی سہولت کے لئے ڈھاکہ ہائی کورٹ بلڈنگ میں سپریم کورٹ کی ایک بنچ رجسٹری قائم کی گئی ہے۔

سپریم کورٹ کے ۱۹۵۲ء، ۱۹۵۴ء، ۱۹۵۵ء، ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء میں کراچی میں بھی مختصر اجلاس ہوئے ہیں۔ اور اس نے صوبہ سندھ اور وفاقی دارالحکومت کے متعلق متعدد مقدمات کا فیصلہ کیا۔

سپریم کورٹ کی لائبریری میں کافی توسیع کی گئی ہے۔ اور قانون کی بکثرت مفید قیمتی اور اہم رپورٹیں خریدی گئی ہیں۔ حال میں لاہور میں امریکی قونصل خانہ نے نیویارک کے ناشرین لائیرس کوآپریٹو پبلشنگ کمپنی اور بنکرافٹ وٹنی نیز امریکہ میں وکلاء کی انجمنوں کی جانب سے قانون کی بعض اہم کتابیں اور رپورٹیں بطور تحفہ پیش کی ہیں۔ مالی سال رواں میں ایسی مزید کتابیں اور رپورٹیں حاصل کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

عدالت کے کام میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اس عدالت میں کام کرنے والے وکلاء اور اٹارنیوں کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے۔ چنانچہ اس عدالت میں سینئر ایڈووکیٹوں کی تعداد ۶۶ دیگر ایڈووکیٹوں کی تعداد ۱۸۹ اور اٹارنیوں کی تعداد ۸۰ ہے۔

معاشرتی بہبودی کا کام

حکومت پاکستان کی وزارت تعمیرات ملک میں معاشرتی بہبودی کے کاموں سے بڑی دلچسپی لے رہی ہے۔ کراچی۔ ڈھاکہ اور لاہور میں شہری اجتماعی ترقی کے پانچ پراجکٹوں کے قیام جن میں عنقریب چار اور پراجکٹوں کا اضافہ کیا جائے گا۔ اور معاشرتی بہبودی کے متعدد تربیتی پروگرام شروع کرنے کے علاوہ حکومت نے پاکستان میں معاشرتی بہبودی کی ایک قومی کونسل بھی قائم کی ہے۔ جس کا صدر دفتر کراچی میں ہے۔ اس کونسل کو حکومت نے گذشتہ سال دس لاکھ روپے اور اس سال ساڑھے پانچ لاکھ روپے دیئے ہیں۔ تاکہ وہ ملک میں معاشرتی بہبودی کا رضاکارانہ کام کرنے والے اداروں کو مدد دے چنانچہ کونسل نے اب تک ایسی ۹۶ انجمنوں کو مدد دی ہے۔ اور مزید درخواستوں پر غور کیا جارہا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی بھی حکومت عوام کی بہبودی عوام کی بہبودی کا تمام کام خود نہیں کر سکتی لہذا ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ لوگوں کو جدید ترین اصولوں کے مطابق معاشرتی بہبودی کے کام کی تربیت دی جائے۔ چنانچہ حکومت نے اس غرض سے اقوام متحدہ کی فنی امداد کی نظامت سے مدد حاصل کی اور ۱۹۵۲ء میں معاشرتی بہبودی کا پراجکٹ شروع کیا۔ بعدازاں اقوام متحدہ کے ماہرین کی مدد سے قلیل المعیاد تربیت کے تین پروگراموں کا کراچی میں اور دو پروگراموں کا ڈھاکہ میں انتظام کیا گیا۔ لیکن پہلا مکمل پروگرام لاہور میں نومبر ۱۹۵۴ء میں شروع کیا گیا جبکہ پنجاب یونیورسٹی میں معاشرتی بہبودی کے شعبہ کا قیام عمل میں آیا۔ اس شعبہ میں دو سال کا کورس ہے۔ اور اسے اب مستقل حیثیت دے دی گئی ہے امید ہے کہ جلد ہی ڈھاکہ یونیورسٹی میں بھی ایسے ہی انتظامات کئے جائیں گے۔ چنانچہ ان پروگراموں کی وجہ سے آج مقامی طور پر تربیت یافتہ کم از کم ۱۲۵ کارکن موجود ہیں۔ ۱۱۰ کے علاوہ فنی امدادی پروگرام کے تحت معاشرتی بہبودی کے مختلف شعبوں میں تربیت حاصل کرنے کے لئے کافی تعداد میں پاکستانیوں کو بیرونی ممالک بھی بھیجا گیا۔

پاکستان میں پارچہ بافی کی صنعت

تقسیم کے وقت پاکستان میں کپڑے کی ملکی پیداوار کا اوسط ½ اگز فی کس تھا اور اس وجہ سے ملک کپڑے کے سلسلہ میں درآمد پر تکیہ کرتا تھا۔ جو ۵۲-۱۹۵۱ء میں بڑھ کر ۸۰۸، ۶۲ ملین روپے ہوگئی تھی۔ حکومت نے پارچہ بافی کی صنعت کی ترقی کو خصوصی اہمیت دی۔ اس صنعت نے تیزی سے ترقی کی اور اب صورت حال یہ ہے۔ کہ پاکستان سوتی کپڑا کا ایک ممتاز برآمد کنندہ ہے۔ ۱۵ مئی ۱۹۵۷ء تک ۸۰۳، ۲۶۹ء ۵ ملین پونڈ سوتی دھاگہ اور ۴ء۱۲، ۲۷ ملین گز سوتی تھان برآمد کئے گئے جن کی مجموعی مالیت تقریباً ۱۰۸۶۲۰۱ ملین روپے ہوتی ہے۔

ملک میں سوتی پارچہ بافی کے کارخانوں کی تعداد جو ۱۹۴۷ء میں ۱۷ تھی۔ دسمبر ۱۹۵۶ء میں بڑھ کر ۱۰۴ ہوگئی۔ ان کی نصب شدہ استعداد جو ۱۹۴۷ء میں ۸ء۱ ۱۷۷۶ تکلے اور ۴۸۲۰ کرگھے تھی ۱۹۵۶ء میں بڑھ کر ۱۶۹۵ ملین تکلے اور ۶۰۴۳ء۲۷ تکلے ہوگئی۔

مزید برآں حکومت نے ۲۵۰۰۰ تکلے عمدہ اور بڑھیا کپڑے کی تیاری کے لئے مقرر کئے ہیں۔ ۳۱ مارچ ۱۹۵۷ء کو مصنوعی ریشم تیار کرنے والے یونٹوں کی تعداد ۱۰۱ تھی۔

جہاں تک رنگوں اور چھپائی کی صنعت کا تعلق ہے۔ ملک میں ۳۲ مشین سے چلنے والے اور ۱۱۱ ہاتھ سے کام کرنے والے یونٹ ہیں۔ اس طرح دوسری ملحقہ صنعتوں کے شعبہ میں بھی اطمینان بخش ترقی ہوئی ہے۔ موزہ بنیان تیار کرنے والے کارخانوں کی تعداد ۱۹۱ اور ان کی سالانہ پیداواری استعداد ۶۶ء۲۴ ملین پونڈ ہے۔ موزہ بنیان کی تیاری ملک کی ضرورت سے زیادہ ہے۔ اس لئے اس مد کو برآمدی تجارت کے فروغ کی اسکیم میں شامل کر لیا گیا ہے۔

فیتہ وغیرہ تیار کرنے والے یونٹوں کی تعداد ۷۲ ہے۔ مشرزی اور فالتو پرزے تیار کرنے والی صنعتیں بھی تیزی سے ترقی کر رہی ہیں ان کی تعداد اس وقت ۸ ہے۔

اونی کپڑا

پاکستان میں ۲۰ ملین پونڈ خام اون دستیاب ہوتا ہے۔ اس وقت ملک میں اونی پارچہ بافی کے ۱۵ کارخانے ہیں۔ جن کی وجہ سے ملک کو اونی کپڑے درآمد کی ضرورت نہیں پڑتی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے اون کے تین کارخانے قائم کئے ہیں۔ جن میں سے دو نے کام شروع کر دیا ہے۔

پاکستان کا دستور

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستوری بل ۹ جنوری ۱۹۵۶ء کو دستور ساز اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ ۲۹ فروری کو منظور ہوا۔ اور ۲ مارچ ۱۹۵۶ء کو گورنر جنرل نے اس کی منظوری دی اس پر ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء سے عمل شروع ہوا اور اس دن پاکستان کو اسلامی جمہوریہ کا اعلان کر دیا گیا۔

دستور ۲۳۴ دفعات پر مشتمل ہے۔ جو ۱۲ حصوں اور ۶ جدولوں میں منقسم ہیں۔ اس کے تحت ایک آزاد خود مختار مملکت قائم کی گئی ہے۔ جو نظریہ پاکستان سے مطابقت رکھتی ہے۔ اس کی نوعیت جمہوری اور عوامی ہے۔ اور جدید ترقی پسند مملکت کے لئے جتنی چیزوں کی ضرورت ہے۔ وہ سب اس میں ہیں۔ اس کا طرز وفاقی ہے۔ اور مرکز اور صوبوں کے درمیان امور کی تقسیم صوبوں کو خود مختار بنانے کی پالیسی کے مطابق ہے۔ اس کے تحت بنیادی حقوق اور ملک کے اتحاد سالمیت اور استحکام کی حفاظت ہوتی ہے۔

اجتماعی ترقی

شہری اجتماعی ترقی کا پہلا پروگرام ۱۹۵۳ء میں کراچی میں شروع کیا گیا۔ جن میں ۱۹۵۴ء میں دو کا اضافہ کیا گیا۔ ۱۹۵۵ء میں ڈھاکہ اور لاہور میں بھی ایک ایک پراجکٹ شروع کیا گیا۔ ان پراجکٹوں کے نتائج بہت حوصلہ افزاء رہے۔ پراجکٹ میں ایک رابطہ کونسل قائم کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف جماعتوں کی صورت میں بھی کام خوبی سے ہو رہا ہے۔ اسکے نتیجہ میں کئی اسکولوں۔ کتب خانوں اور تفریح مرکزوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ موجودہ مالی سال میں ڈھاکہ لاہور اور کراچی میں ایسے پراجکٹ قائم کئے جائیں گے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

لاہور اور لائلپور کے درمیان ریلوے ٹریفک معطل ہوگیا

جرنیلی سڑک اور شاہدرہ شیخوپورہ روڈ پر ہلکی گاڑیوں کی آمدورفت بند

لاہور ۱۵ اگست۔ محکمہ ریلوے کی اطلاع کے مطابق راوی کے تازہ سیلاب کے باعث شاہدرہ اور شیخوپورہ کے درمیان ریل گاڑی عارضی طور پر بند ہوگئی ہے اس لئے جو لوگ بذریعہ ٹرین لائلپور جانا چاہیں وہ صرف براستہ وزیرآباد جا سکیں گے

شاہدرہ اور نارووال کے درمیان بھی ریل گاڑیوں کی آمدورفت کا سلسلہ پھر بند ہوگیا ہے۔ اس لئے بذریعہ ٹرین نارووال جانے کے لئے بھی وزیرآباد کا راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔

سڑکوں کی تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ نارنگ (ضلع شیخوپورہ) کے نزدیک راوی کا پانی کناروں سے باہر نکل آیا ہے چنانچہ جرنیلی سڑک کے ساتویں اور آٹھویں میل پر اب اڑھائی فٹ پانی کھڑا ہے۔ حکام نے ہلکی گاڑیوں کے لئے اس سڑک پر ٹریفک بند کر دیا ہے۔ البتہ بھاری گاڑیوں کے لئے سڑک بدستور کھلی ہے۔

شاہدرہ شیخوپورہ روڈ پر آٹھویں اور نویں میل کے درمیان ڈیڑھ فٹ پانی کھڑا ہے۔ چنانچہ اس سڑک پر بھی ہلکی گاڑیوں کا ٹریفک بند کر دیا گیا ہے۔ صرف بھاری گاڑیاں آ جا سکیں گی

دریں اثنا جسڑ کے مقام پر دریائے راوی کی سطح مسلسل گر رہی ہے۔ جسڑ میں راوی کا اخراج ۱۶۰۱۸۵ کیوسک اور شاہدرہ کے مقام پر بدستور نواسی ہزار دو سو کیوسک ہے۔ اُمید ہے اب یہاں پانی کم ہونا شروع ہو جائے گا، بلوکی کے مقام پر آج شام پانی چڑھ رہا تھا۔ لیکن اس سے کوئی خطرہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ دریا کا زور ٹوٹ چکا ہے۔ سدھنائی کے مقام پر پانی کا اخراج چوبیس ہزار پانچ سو پچپن کیوسک ہے جو طغیانی کی سطح سے نیچے ہے۔ لیکن خیال ہے کہ اس سطح میں کچھ اضافہ ہوگا۔

لائلپور میں کیمیاوی کھاد کا کارخانہ

کراچی ۱۶ اگست۔ کیمیاوی کھاد کے ایک کارخانے نے کل لائلپور میں کام شروع کر دیا ہے۔ یہ کارخانہ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے قائم کیا ہے اور اس میں سردست سالانہ چھ ہزار ٹن ایلشیم سپر فاسفیٹ تیار ہوگا۔

ابتدائی تجرباتی دور کے بعد اس کارخانے میں سالانہ پندرہ ہزار ٹن کھاد تیار کی جا سکے گی۔ کیمیاوی کھاد کا یہ کارخانہ لائلپور کی سلفیورک ایسڈ فیکٹری کا ایک حصہ ہے جو گزشتہ تین سال سے کام کر رہی ہے۔ اور جس میں پاکستان کی ضروریات سے زائد سلفیورک ایسڈ تیار کیا جاتا ہے

مشرقی پاکستان کے لئے برما کا چاول

کراچی ۱۶ اگست۔ اطلاع ملی ہے کہ اس مہینے مشرقی پاکستان کو برما، تھائی لینڈ اور ویٹ نام سے تین ہزار ٹن چاول ملا ہے۔ علاوہ ازیں کراچی سے پانچ ہزار ٹن چاول ڈھاکہ بھیجا گیا۔ ساڑھے سات ہزار ٹن چاول لے کر تھائی لینڈ سے ایک اور جہاز کل چٹاگانگ پہنچ رہا ہے۔ بعد میں تھائی لینڈ ویت نام اور برما سے مزید تیس ہزار ٹن چاول مشرقی پاکستان پہنچے گا۔

مرکزی حکومت ہر مہینے مشرقی پاکستان کو ساٹھ ہزار ٹن سے زائد چاول مہیا کرے گی۔

پاکستان میں سیٹو کا ٹیکنیکل کالج

واشنگٹن ۱۶ اگست۔ ایک باخبر ذریعے نے بتایا ہے کہ تنظیم معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا (سیٹو) کے تحت پاکستان۔ فلپائن اور تھائی لینڈ میں ٹیکنیکل کالج قائم کئے جائیں گے۔

* پیرس میں ایسوسی ایشن کے دفتر کو براہ راست بھیجے ہوں گے۔

قائداعظم کے مقبرے کا ڈیزائن

کراچی ۱۶ اگست۔ قائداعظم کے مقبرے کے ڈیزائن کے بین الاقوامی مقابلے میں حصہ لینے والے پاکستانی ماہرین تعمیر کو اب اس بات کی اجازت دے دی گئی ہے وہ مقابلے میں شرکت کی فیس (تین ہزار فرانک کی مالیت کے برابر رقم) پاکستان میں جمع کرا دیں۔ اس مقابلہ کا انتظام پیرس کی بین الاقوامی ماہرین تعمیرات کی ایسوسی ایشن نے کیا ہے۔ ڈیزائن وغیرہ *

بھارت پاکستان کے ساتھ دوستانہ طریق پر رہنا چاہتا ہے

بھارت کی آزادی کی دسویں سالگرہ پر پنڈت نہرو کی تقریر

نئی دہلی۔ ۱۵ اگست۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کے ساتھ پُرامن اور دوستانہ طور پر رہنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوں گے۔ اور صبر و استقلال کے ساتھ اپنے حقوق کا تحفظ کرتے رہیں گے۔

دسویں یوم آزادی کے سلسلہ میں تاریخی لال قلعے کی فصیل سے پانچ لاکھ افراد کے ایک مجمع کو ایک خطاب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے مزید کہا " ہم پاکستان کے ساتھ ایسے تعلقات قائم کرنے کے خواہاں ہیں کہ دونوں ملک اپنی اپنی جگہ خوش و خرم رہیں" آپ نے کہا " ہمارا ہمسایہ پاکستان ہمارے دل اور جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اسلئے ہم پاکستان کے ساتھ لڑائی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ پاکستان سے لڑ کر ہم خود کو نقصان پہنچائیں گے اور اگر پاکستان اپنی حماقت سے ہمارے ساتھ دشمنی پر کمربستہ رہتا ہے تو وہ خود اپنے آپ کو نقصان پہنچائیگا۔

بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک عجیب سا رشتہ ہے عجیب یوں کہ فریقین کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے تلخی اور غصہ موجود ہوتے ہوئے بھی وہ کم و بیش ایک ہزار برس سے اتنے قریب ہیں کہ محض قانون انہیں جدا نہیں کر سکتا۔ اگر بھارت کو کوئی نقصان پہنچا تو یقیناً پاکستان بھی اس سے متاثر ہوگا۔ اور اگر پاکستان کو گزند پہنچا تو بھارت اس سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

پنڈت نہرو نے مزید کہا " لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمیں دھمکیوں سے مرعوب یا اپنے حقوق سے دستبردار ہونے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ ہم اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ثابت قدمی اور سکون کے ساتھ جمے رہیں گے۔

گندم پندرہ ستمبر تک حکومت کے حوالے کر دی جائے

لاہور ۱۶ اگست۔ صوبائی حکومت نے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ لیوی سکیم کے تحت گندم کی فراہمی کا کام پندرہ ستمبر تک مکمل کر لیں۔ یہ فیصلہ قطعی ہے اور تمام زمینداروں پر لازم ہے کہ وہ اس تاریخ تک اپنی گندم حکومت کے حوالے کر دیں۔

بقیہ صفحہ اوّل

عمان کی صورت حال

میں کہا ہے کہ اگرچہ عمان میں برطانیہ کے تیل کے مفادات ہیں اور وہ ان کا تحفظ چاہتا تھا لیکن اس کے لئے جو وحشیانہ طریق اختیار کیا گیا ہے وہ سخت قابل مذمت ہے۔ تیونس کے وزیراعظم نے کہا ہے کہ اگرچہ اب عمان میں جنگ بند ہو چکی ہے۔ لیکن برطانیہ کے پانچ بمبار ہوائی جہازوں نے کل پھر بمباری کی ہے تاکہ چھوٹی موٹی قلعہ بندیاں ختم ہو جائیں۔ ادھر عمان میں برطانوی پیادہ فوج کے کمانڈر بریگیڈیر وابرٹن نے کہا ہے کہ برطانوی فوج اب نزوا سے واپس چلی جائے گی۔ انہوں نے کہا اب ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اور اب عمان میں بیرونی افواج کو ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۲۵